Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون ۲۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ | ۱۳ امان ۱۳۵۷ ہش | ۱۳ مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۵۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

عالِم کی فضیلت بہرحال مسلّم ہے

علم دنیا میں بھی سرخروئی کا موجب ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ (الزمر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ (یعنی ہرگز نہیں ہو سکتے)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

(۱) "عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا"

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا میں موجود ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر، اور اس کی اطاعت، اور عالم اور علم حاصل کرنے والا یعنی یہ سب اس سے مستثنیٰ ہیں ۔۔ ترمذی)

(۲) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی راستہ میں چلا تاکہ اس میں علم حاصل کرے تو اس کے عوض اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جنّت کی طرف راستہ آسان فرما دے گا ۔۔ مسلم)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ساری سعادتیں علمِ صحیح کی تحصیل میں ہیں

علم نور ہے اور جہالت حجابِ اکبر

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ ... ساری سعادتیں علمِ صحیح کی تحصیل میں ہیں۔ یہ جس قدر لوگ نصرانی ہوئے ہیں وہ جہالت کے سبب ہوئے۔ اگر علم کامل ہوتا تو انسان کو خدا نہ بناتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنمی کہیں گے لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ یہ جو کہتے ہیں کہ العلم الحجاب الاکبر، یہ غلط ہے۔ الجھل الحجاب الاکبر۔ علم نور ہے وہ حجاب نہیں ہو سکتا بلکہ جہالت حجابِ اکبر ہے۔ خدا کا نام علیم ہے اور پھر قرآن میں آیا ہے اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اسی لئے ملائکہ نے کہا لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ مختصر یہ کہ یاد رکھو کہ ساری زہریں نادانی میں ہیں۔ جہالت سچ مچ ایک موت ہے۔ تمام اطباء اور ڈاکٹر اور دوسرے لوگ جو غلطی کھاتے ہیں وہ قصورِ علم کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ انبیاء علم لے کر آتے ہیں۔ جب دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے اور مخلوق شیطان ہو جاتی ہے اور خدا سے کوئی تعلق نہیں رہتا اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجدید کے لئے بھیجتا ہے۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳؍امان ۱۳۵۷ہش
۱۳؍مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لاکر اُولوا الالباب میں شامل ہونا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ صرف اُولوا الالباب یعنی عقل رکھنے والے ہی نصیحت سے فائدہ اُٹھاتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو عقل سے کورے ہوتے ہیں اُن پر کسی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور وہ گمراہی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں وہ لوگ جنہیں اپنی عقل، سمجھ بُوجھ اور زیرکی پر ناز ہوتا ہے اور جنہیں دوسرے بھی بہت زیرک اور چالاک سمجھتے ہیں اکثر و بیشتر وہی گمراہی میں سب سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف خود آسمانی ہدایت سے دُور رہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اُس ہدایت کے قبول کرنے سے منع کرتے ہیں اور اس طرح دوسروں کی گمراہی کے بھی ذمہ وار ٹھہرتے ہیں۔ اس کی واضح مثال ہمیں انبیاء سابق کے ان بڑے بڑے مخالفوں میں ملتی ہے جو اپنی اپنی قوم میں بہت عقل اور سمجھ بُوجھ والے ذہین و فہیم اور دانشور شمار ہوتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو قبول کیا اور نہ دوسروں کو راہِ ہدایت اختیار کرنے دی۔ خود تو ڈوبے ہی تھے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبے اور اُن کی گمراہی کے بھی ذمہ دار قرار پائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن عقل رکھنے والوں کا بار بار ذکر کر کے ان کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ صرف وہی ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں اور جنہیں اس نے اولوا الالباب قرار دیا ہے ان سے مراد دنیوی نقطۂ نگاہ سے عقلمند شمار ہونے والے لوگ نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بصیرت عطا کی جاتی ہے اور جو فطرۃً حق اور باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ یہ صلاحیت راستبازی اور تقویٰ کے نتیجہ میں اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ پھر ایسے لوگ صرف حق کو قبول ہی نہیں کرتے بلکہ کما حقہٗ اس پر عمل پیرا ہو کر بالکل ایک نئے انسان بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس امر کو بالوضاحت بیان کیا ہے کہ اولوا الالباب کہلانے کے کون لوگ مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ حق کو قبول کرنے والوں میں سے خاص طور پر ان لوگوں کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے جو حقیقی معنوں میں اولوا الالباب کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں فرماتا ہے :-

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۗ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ (الرعد آیات ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ :- عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں (یعنی) ایسے لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس کو توڑتے نہیں اور جو ان تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں اور نماز کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اُس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہر بھی (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ دُور کرتے رہتے ہیں، انہی کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام مقدر ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص عقلمند نہیں ہے جو اپنی عقل کے زعم میں قبولِ حق سے محروم رہتا ہے۔ پھر جو شخص حق کو تو قبول کر لیتا ہے لیکن اس پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا وہ بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عقلمند شمار نہیں ہوتا۔ عقلمند یا اولوا الالباب وہی لوگ شمار ہوتے ہیں جو حق کو قبول بھی کرتے ہیں اور پھر اُس پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو کر بالکل نئے انسان بن جاتے ہیں۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ہم محض حق کو قبول کرنے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ راستبازی اور تقویٰ شعاری کو اختیار کر کے صحیح معنوں میں اولوا الالباب میں شمولیت سے مشرف ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے لیکن وہ جوہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے لیکن کوئی جگہ اُس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اُگتی ہیں اور کہیں وہی قطرۂ بارش سمندر کی تہ میں جا کر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔ بقول کسے ع

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اگر زمین قابل نہیں ہوتی تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اُلٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔ اسی لئے آسمانی نور اُترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے قبول کرنے اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کو تیار ہو جاؤ تا ایسا نہ ہو کہ (بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے) تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو اور ٹھوکر کھاؤ اور اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔“

(تقریر ۲۸؍دسمبر ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صہ۷۲)

اس سے ظاہر ہے کہ محض ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ ایمان لانے والے مجاہدہ، ریاضت اور تزکیۂ نفس کے ذریعہ اپنے آپ کو جوہرِ قابل بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تا عنداللہ اولوا الالباب میں شمار ہو سکیں ٭

تیری رحمت کے سوا کوئی سہارا ہی نہیں

ضبط میں جبکہ ترا حُسن خود آرا ہی نہیں
میری آشفتہ سری کا کوئی چارا ہی نہیں

سَیلِ آفات کے سہ لینے کا یارا ہی نہیں
تیری رحمت کے سوا کوئی سہارا ہی نہیں

چل کے آتا وہ میرے پاس بصد عشوہ و ناز
مَیں نے چاہت سے کبھی اُس کو پکارا ہی نہیں

چاہے جو تھام لے بڑھ کر رگِ مینائے حیات
رسمِ میخانہ ہے ساقی کا اشارا ہی نہیں

لطفِ پیہم ہے اگر تجھ پہ جفا ہے مجھ پر
کچھ تو میرا بھی ہے وہ شخص تمہارا ہی نہیں

قیس و فرہاد رکھیں سر مرے پاؤں پہ کہ مَیں
بازیٔ عشق کسی سے کبھی ہارا ہی نہیں

ہیں نصیرؔ آج وہی لوگ سرِ خیلِ وفا
جو یہ کہتے تھے غمِ عشق گوارا ہی نہیں

نصیر احمد خان۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے دن کو حق و باطل میں آسمانی فیصلہ کے ظہور کے ایک اہم تاریخی دن کی حیثیت حاصل ہے کہ جس میں ایک شدید معاندِ اسلام اور اُس کی مخالفت میں حد سے بڑھنے والے ایک غیر مسلم لیڈر پنڈت لیکھرام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے فتح نصیب جرنیل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی الہامی پیشگوئی کے مطابق عبرت کا دائمی نشان بناکر رکھ دیا اور وہ اپنے دردناک انجام کے ساتھ اپنی قوم اور دنیا کے لئے اسلام کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کرگیا۔ احمدیت کی نئی پود اور طالبانِ حق کے لئے اِس عظیم الشان نشان کا تذکرہ اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ذیل میں کیا جاتا ہے۔

پنڈت لیکھرام کا مختصر تعارف

پنڈت لیکھرام کے آباء و اجداد کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ پنڈت لیکھرام کی پیدائش اپنے ننھیالی موضع "سید پور" تحصیل چکوال ضلع جہلم میں ۸ رچیت سمہ ۱۹۱۵ بکرمی مطابق ۱۸۵۸ء میں ہوئی۔ اس کے باپ کا نام تارا سنگھ تھا۔ لیکھرام، طوطارام اور بالک رام تین بھائی تھے۔ پنڈت لیکھرام نے اپنے چچا گنڈا رام کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ ۱۸۷۶ء میں پولیس میں بھرتی ہوا۔ پشاور کے علاقہ میں جہاں اُن کا چچا تھا قریباً سات سال ملازمت میں رہا جس میں متعدد مرتبہ معطل ہوا اور درجہ سے نیچے گرایا گیا۔ بالآخر نومبر ۱۸۸۴ء میں ملازمت چھوڑ کر لاہور آگیا اور آریہ سماج کا اُپدیشک بن گیا۔ اس دوران جب وہ فیروزپور میں ہفت روزہ "آریہ گزٹ" میں بطور ایڈیٹر کام کرتا تھا، اُسے سیدنا حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصانیف مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ پھر اس نے حضور سے خط وکتابت شروع کردی۔ اس کی تصنیفات کو یکجا "کلیاتِ آریہ مسافر" کے نام سے موسوم کرکے شائع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ:-

"آریہ سماج کے لٹریچر میں سے شری سوامی دیانند جی کی تصانیف کے بعد اگر کسی لٹریچر کی زیادہ مانگ ہے تو وہ آریہ مسافر (پنڈت لیکھرام) کی تصانیف ہیں۔"

(تلخیص از جیون چرتر و دیباچہ کلیات آریہ مسافر)

"آریہ مسافر" شہید نمبر مارچ ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۲۴ میں پنڈت لیکھرام کی شخصیت کا تذکرہ اِن الفاظ میں کیا گیا:-

"سوائے پنڈت لیکھرام کے اور کوئی شخص اس کام کے لائق نہ سمجھا گیا۔ اس وقت سے برابر دیشانتروں میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے آریہ مسافر نے وہ شہرت حاصل کی جو شاید ہی کسی موجودہ مذہبی واعظ کے نصیب ہوئی ہوگی۔"

پنڈت لیکھرام ہندوؤں کے آریہ سماجی فرقہ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مقابل اس دعویٰ کے ساتھ آیا کہ اسلام سچائی سے خالی ہے اور ہادیٔ اسلام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم راستباز اور خدا کے سچے نبی نہ تھے (نعوذ باللہ) اور یہ کہ ساری سچائیوں کا سرچشمہ وید ہیں اور وید کے رشیوں کے بعد دنیا میں کوئی سچا نبی پیدا نہیں ہوا اور اب نجات پانے کا واحد ذریعہ ویدک دھرم کو قبول کرنا ہے۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام نے پرمیشر کے حضور سچے فیصلہ کے لئے حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام کے خلاف جو دعا (مباہلہ کے طور پر) کی اس کے بعض درج ذیل فقرات سے اس کی دیگر اہلِ مذاہب اور بالخصوص قرآن مجید اور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے ادبی و بدزبانی و گستاخی مزید آشکارا ہوتی ہے۔ اس نے لکھا:-

"..... وید ہی سب سے کامل اور مقدس گیان کی پستک ہیں۔ ..... ہم زیرورت سے باہر جو بقول مسلمانوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ۵-۶ ہزار سال میں آئے ہیں اور تورات، زبور، انجیل، قرآن وغیرہ کتب لائے ہیں میں دلی یقین سے ان پستکوں کے مطالعہ کرنے سے اور سمجھنے سے ..... ان کی تمام مذہبی ہدایتوں کو بناوٹی اور جعلی، اصلی الہام کے بدنام کرنے والی تحریریں خیال کرتا ہوں۔ ..... جس طرح میں اور راستی کے خلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں ایسا ہی میں قرآن اور اس کے اصولوں و تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے اور اس کی سب تعلیموں کو صحیح اور درست سمجھتا ہے۔ جس طرح میں قرآن وغیرہ کو پڑھ کر غلط سمجھتا ہوں ویسے وہ بغیر پڑھے یا دیکھے ویدوں کو غلط سمجھتا ہے۔ ..... اے پرمیشر! ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر ..... کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور۔"

(نسخہ خبط احمدیہ صفحہ ۴۲ مشمولہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵)

نیز خط وکتابت میں پنڈت لیکھرام نے بڑی شوخی سے حضرت مسیح موعودؑ کو یہاں تک بھی لکھا کہ:-

"آسمانی نشان تو دکھا دیں اگر بحث کرنا نہیں چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔"

(بحوالہ "استفتاء" تصنیف حضرت مسیح موعودؑ ص۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے مطالبۂ نشان پر جواباً تحریر فرمایا:-

"جناب پنڈت صاحب آپ کا خط میں نے پڑھا۔ ..... آپ کی زبان بدزبانی سے رکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث کرنا نہیں چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں۔ گویا آپ اُس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بے باکوں کو تنبیہہ کرسکتا ہے۔ ....."

(استفتاء ص۸)

غرض جب پنڈت لیکھرام اپنی شوخیوں اور بدزبانیوں میں بڑھتے ہی گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی جس پر آپ کو اس کی ہیبت ناک انجام کی خبر دی گئی۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

"لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا:-

عِجْلٌ جَسَدٌ لَهُ خُوَارٌ۔ لَهُ نَصَبٌ وَعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذابِ شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اُس کی رُوح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر یک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سُولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصوّر سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں۔

..... خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء"

(از اشتہار مشمولہ "آئینہ کمالاتِ اسلام")

حضور علیہ السلام نے اپنی اسی تصنیف "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں اپنے فارسی قصیدہ میں لیکھرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانیوں کے سبب متنبہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

الا اے دشمنِ نادان بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر زغلمانِ محمدؐ

مذکورہ الہامی پیشگوئی کی اشاعت کے قریباً ڈیڑھ ماہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکھرام کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید انکشافات ہونے پر تحریر فرمایا:۔

"لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر"

"آج ۲ر اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ر رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے....."

(رسالہ برکات الدعا)

لیکھرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مزید خبر پا کر حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب کرامات الصادقین (مطبوعہ اگست ۱۸۹۳ء) کے چوتھے قصیدہ میں تحریر فرمایا:۔

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے لیکھرام کی موت کی خبر دیتے ہوئے بتایا کہ اس کی بابت پیشگوئی کے ظہور کی خوشی کا دن عید کے دن سے قریب تر ہو گا۔

اسی طرح آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ "یُقْضٰی اَمْرُہٗ فِیْ سِتٍّ" یعنی چھ میں اس کا کام تمام کر دیا جائے گا۔"

(استفتاء اردو صفحہ ۱۷ حاشیہ)

پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

۱۔ پنڈت لیکھرام کو قرآن مجید، اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنی گستاخیوں اور شوخیوں کے عوض سخت دکھ و عذاب پہنچے گا۔

۲۔ اس کا عبرتناک واقعہ ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کی تاریخ سے چھ برس کے اندر ظہور پذیر ہو گا۔

۳۔ اس نشان کے ظاہر ہونے کا دن عید کے ساتھ ملا ہو گا۔

۴۔ تیغِ بُرّان کا نشان بن کر اپنے دردناک انجام کو پہنچے گا۔

۵۔ اس کے واقعہ ہلاکت کو چھ کے عدد سے خاص نسبت ہو گی۔

۶۔ لیکھرام کے ساتھ گوسالہ سامری کا سا سلوک ہو گا جو یہ تھا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے تھے اور پھر جلا کر اس کی راکھ دریا برد کر دی گئی تھی۔

(باقی)

برکاتِ قرآن کریم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ (یعنی قرآن کریم۔ ناقل) دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علومِ غیب عطا فرماتا ہے اور دعا کے قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مکالمہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندے کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔" (چشمۂ معرفت)

اراکین انصار اللہ کے لئے سہ ماہی اوّل کا نصاب درج ذیل ہے۔ تاریخ امتحان ۲۴ر مارچ بروز جمعہ مقرر ہے۔

(۱) ترجمہ پارہ ۱۸ ربع سوم (۲) لیکچر لدھیانہ
(۳) حفظ قرآن کریم (کم از کم ایک رکوع) (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس منتخب الہامات۔

نوٹ:۔ لیکچر لدھیانہ براہِ راست الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے طلب فرمائیں۔ اکٹھی کتب لینے پر ۲۰ فیصد رعایت۔ منتخب الہامات برائے نصاب الفضل کی قریبی اشاعت میں جلد شائع کر دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ مارچ میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح مقرر ہے۔ خدام مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم شیخ سلطان علی صاحب نائب تحصیلدار (ریٹائرڈ) دار الیمن غربی ربوہ ۲ مارچ کو دو بجے صبح اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی دن پانچ بجے شام مسجد مہدی گولبازار ربوہ کے قریب میدان میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مغرب کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے دعا کرائی۔

مرحوم حضرت شیخ عبد الحق صاحب مرحوم معاون ناظر ضیافت قادیان (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے داماد تھے۔ آپ نہایت مخلص، پرہیزگار اور نظام سلسلہ کے پابند تھے۔ ۱۹۵۲ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو چنیوٹ میں رہائش اختیار کر لی اور ۱۹۶۱ء تک جب آپ ربوہ منتقل ہو گئے وہاں سیکرٹری مال اور پھر امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ کے عہدوں پر فائز رہے۔ ربوہ میں قیام مرکز کے ابتدائی انتظامات کے سلسلہ میں آپ نے مخلصانہ خدمات انجام دیں خلیفۂ وقت سے حد درجہ عقیدت تھی اور اس سلسلہ میں اپنی اولاد کو بھی اکثر تلقین فرماتے رہتے۔ اولاد کے خلافت سے وابستہ رہنے اور نیکی و تقویٰ کی عظیم نعمتوں سے متمتع ہونے کے لئے ہمیشہ دعا گو رہتے۔ ۱۹۶۴ء میں آپ کو اپنی عمر کے متعلق علم دیا گیا اور آپ نے فرمایا میری عمر چودہ برس باقی رہ گئی ہے اور وفات سے پندرہ روز قبل فرمایا۔ دو (تاریخ یا وقت) کا خیال رکھنا۔ آپ نے ۱۹۶۴ء کے بعد چودہ برس عمر پائی اور ۲ر مارچ کو ۲ بجے صبح وفات پائی۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شیخ رشید احمد ایس۔ ڈی۔ او۔ نزیل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۱۴

میں رفیق احمد خان ولد نور احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

رفیق احمد خان ولد نور احمد خان مکان ۲۵۹/۱ شرف آباد، کراچی نمبر ۵۔

گواہ شد صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ محمد ادریس۔

مسل نمبر ۲۳۵۱۵

میں محمد محی الدین ولد محمد معین الدین۔ قوم شیخ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال، پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد محی الدین ولد محمد معین الدین ۲۶۰/۲ بہادر آباد۔ کراچی نمبر ۵۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ رفاقت احمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب

مسل نمبر ۲۳۵۱۶

میں امۃ النصیر درانی زوجہ صالح الشبیبی الہدی صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ بیعت ۱۸-۸-۱۹۴۸ ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

Haq Meher in The Shape of Jewllary.

1- 8 Bengles velue R.P 90.000 Indonasian money.
2- Two gold chain 30.000/ انڈونیشین روپے۔
3- Two diamond Rings Rs 75.000
4- one diamond Lintion 150.000
5- Ear Ring 25.000
6- Two Rings 25.000.
7- Cash. 50.000

یہ تمام رقمیں انڈونیشی کرنسی ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ النصیر
1/15 Balik Papan
Takoota - Indonesia

مسل نمبر ۲۳۵۱۷

میں شاہدہ سلیمہ زوجہ خورشید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۱-۱۹۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے پاکستانی
۲- نقد پاکستانی روپے -/۲۸۲۵ روپے پاکستانی۔
۳- زیور ۳۲ تولہ مالیتی -/۵۶۰۰ روپے پاکستانی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ جرمن مارک ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شاہدہ سلیمہ
Wieck STR - 24
2 Hamburg
West Germeny

گواہ شد۔ خورشید احمد ولد شیخ عزیز احمد صاحب۔

گواہ شد۔ حیدر علی ظفر ولد رستم علی صاحب۔

مسل نمبر ۲۳۵۱۸

میں الحاجی مالک اولاتائے بابلو ولد سموئیل اولا بایو پیشہ Businessman عمر ۴۳ سال۔ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن Nigeria نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰۰ نائیجیریا منی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ الحاجی مالک اولاتائے بابلو سیگوسی۔ نائیجیریا۔

گواہ شد۔ ایم۔ اجمل شاہد۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم میاں عبد الحکیم صاحب گنج مغلپورہ لاہور کی ہمشیرہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب شہید مرحوم ہڈیارہ ضلع لاہور کچھ عرصہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار رہ کر ۵ مارچ ۱۹۷۸ء کو بعمر ۷۶ برس وفات پاگئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔
مرحومہ کا جنازہ ان کے بیٹے عزیزان محمد صادق محمد بشیر صاحبان مورخہ ۶/۳ کو ہڈیارہ سے ربوہ لائے۔ اسی روز بعد نماز مغرب محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ازاں بعد محترم بھائی عبد الحکیم صاحب نے دعا کرائی۔
محترمہ ہمشیرہ رحیم بی بی صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی محترم میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور پیدائشی احمدی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور دیندار خاتون تھیں۔
مرحومہ نے اپنے پیچھے بطور یادگار چھ لڑکے، تین لڑکیاں بہت سے پوتے پوتیاں نواسے اور نواسیاں چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام خاص عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، آمین۔ (محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی عبد السبوح صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ (توقیر احمد بٹ چنیوٹیاں)
۲۔ وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں کہ میاں عبد الحق صاحب صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال جو جماعت کے چندہ جات کا خاص اہتمام کرتے ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔
قارئین کرام ہر دو احباب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۷۳ء میں فرمایا:۔

"گو مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائے گا تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں۔ انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی یعنی چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی۔"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تحریکِ جدید کے متعلق لجنات کی طرف سے سب سے پہلی رپورٹ

دفتر ہذا کی طرف سے حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دستخط فرمودہ ایک سرکلر بعض معلومات حاصل کرنے کے لئے حال ہی میں لجنات کو بھجوایا گیا تھا چنانچہ اس ضمن میں سب سے پہلی رپورٹ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد (جن کی صدر صاحبہ مکرمہ بیگم چوہدری احمد دین خاں صاحب ہیں) کی طرف سے موصول ہوئی ہے اس کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ بغرض دعا درج ذیل ہے:۔

۱۔ مقامی لجنہ میں ۴۰۰ بہنیں شامل ہیں ان میں سے بفضلِ خدا ۳۱۷ بہنیں تحریکِ جدید کے صدقہ جاریہ میں حصہ لے رہی ہیں۔

۲۔ ایک بہن یعنی محترمہ بیگم محمد محسن خاں صاحب مرحوم کا وعدہ ۱۰۳۵ روپے ہے۔

۳۔ مقامی لجنہ نے ایک مرتبہ یوم تحریکِ جدید منایا۔

۴۔ مقامی بہنوں کی طرف سے سالِ نَو تحریکِ جدید کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۴۰۰۲ روپے کے وعدے پیش کئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ رپورٹ مقامی سیکرٹری تحریکِ جدید مکرم چوہدری خالد محمود صاحب بھٹی کی وساطت سے مرکز میں پہنچی ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان بھی مقامی لجنات سے رابطہ قائم کر کے مطلوبہ رپورٹ جلد از جلد مرکز میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

تلاشِ گمشدہ

عزیزی ابو الظفر محمود پسر مولوی ابو الفضل محمود صاحب مرحوم، جن کا دماغی توازن درست نہیں ہے مگر وہ بے ضرر ہے مورخہ ۳؍ مارچ جمعہ کی شام آٹھ بجے اپنے گھر "سعیدہ منزل" سے باہر گیا تھا اور واپس نہیں پہنچا۔ شاید چناب ایکسپریس میں بیٹھ گیا ہو جو ربوہ سے سوا نو بجے صبح روانہ ہو کر براستہ فیصل آباد، خانیوال کراچی پہنچتی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو براہِ کرم اُسے "سعیدہ منزل" محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ پہنچا دیں یا مجھے اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ فون نمبر ۱۷۵ پر بھی اطلاع دی جا سکتی ہے۔ فیصل آباد اور کراچی کی جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ نیز راستہ کی دیگر جماعتوں کے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس معذور کی تلاش کے لئے خصوصی توجہ فرماویں۔ عزیز کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔

عمر ۳۵-۳۶ سال، قد پانچ فٹ تین چار انچ کے قریب، درمیانہ جسم نہ بہت دُبلا نہ موٹا، رنگ گندم گوں، سر اور ہلکی سی داڑھی کے بال سفید ہیں۔ جسم پر قمیص کے علاوہ سُرخ رنگ کا سویٹر، سیاہ رنگ کا کوٹ اور سیاہ رنگ کی پینٹ، پاؤں میں بادامی اور سیاہ رنگ کے چمڑے کے قدرے اونچی ایڑی والے بوٹ پہنے ہوئے ہیں۔

سگریٹ کی عادت ہے جو اپنے پاس موجود نہ ہونے کی صورت میں بعض دفعہ کسی سے مانگ بھی لیتا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ یہ پریشانی دُور ہو۔

(خاکسار رشید احمد چغتائی (سابق مبلغ بلادِ عربیہ) مربی سلسلہ احمدیہ
دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

حضرت المصلح الموعودؓ کی ایک خواہش

انصار اللہ توجّہ فرمائیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے ۲۰ سال قبل ملک کے گوشہ گوشہ کو انوارِ قرآنی سے روشن کرنے کے لئے وقفِ جدید کے چندوں کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جہاں تک چندوں کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہماری جماعت چندہ دینے کی عادی ہے اس لئے آہستہ آہستہ رقم آنی شروع ہو جائے گی جو رقم مَیں نے تجویز کی ہے وہ بہت معمولی ہے۔

اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی ۱۲/- سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ چندہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپیہ ماہوار اور اس میں دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رُشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍ جنوری ۱۹۵۸ء)

تمام انصار بھائیوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے محسن امام کی خواہش کے مدِّنظر وقفِ جدید کے وعدوں اور وصولی میں اپنی پوری مساعی صرف کر دیں گے اور جماعت کا کوئی فرد مرد، عورت یا بچہ ایسا نہیں رہے گا جو اس کارِ خیر میں حصہ نہ لے رہا ہو۔

زعماء انصار اللہ براہِ کرم معین رپورٹیں اعداد و شمار کے ساتھ بھجوایا کریں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ روبینہ تنویر کا نکاح ہمراہ عزیزم مسعود احمد بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی بنک آفیسر ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب کاہلوں بہاولپور مبلغ ستّرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ ملتان نے ۲۰؍ فروری ۱۹۷۸ء کو ہمارے مکان پر پڑھا۔

عزیزہ کرنل ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب مرحوم کی بھتیجی اور بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب مرحوم کی بھانجی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین (محمد انعام اللہ (ابن بابو اکبر علی صاحب صحابی مرحوم) ۳۰۶ شیر شاہ روڈ ملتان)

ضروری اطلاع

مکرم قاری شریف احمد صاحب مراقب خدام الاحمدیہ ۲؍ مارچ سے دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ اُن کو دفتر کی جانب سے دورہ پر بھی نہیں بھجوایا گیا۔ اگر وہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر میں خود آکر رپورٹ کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نادر موقع

ریفریجریٹر خریدنے کے خواہشمند حضرات آج ہی رجوع فرمائیں اور ریفریجریٹر کی تسلی بخش ریپئرنگ کے لئے تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں۔ اِس وقت ہماری دکان میں ۵ مختلف سائز کے ریفریجریٹر موجود ہیں۔

گلستان الیکٹرک، ریڈیو اینڈ
ریفریجریٹر سروس رحمت بازار۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں!